مترجم اردو

جامع ترمذی شریف

از تالیف

یگانۂ زماں علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماں رح

ناشر: ضیاء احسن پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنه فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانہ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں

برادر علامہ وحید الزماں

ناشر ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور پاکستان

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

243-3

www.KitaboSunnat.com
www.KitaboSunnat.com

نام کتاب ________ جامع ترمذی

مؤلف ________ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ________ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ________ اوّل

صفحات ________ ۸۶۸ / ۸-۱۰۸ اکاپیاں

تعداد ________ ۴۰۰

بار ________ اوّل

تاریخ اشاعت ________ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ________ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح و تہذیب ________ عبد الصمد ریالوی

قیمت مکمل ________

مطبع ________

کتابت الفرید

المکتبۃ ال...یۃ
۹۹... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
05500

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ
بِهَا عُمَرُ إِنَّهَا لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا
يُورَثُ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي
الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ
لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ
أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ
لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا قَالَ
ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِي بِهِ رَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُ قَرَأَهَا
فِي قِطْعَةِ أَدِيمٍ أَحْمَرَ غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔

ہیں مجھ کو اس مال کے لیے فرمایا آپؐ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو
تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے
اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جاوے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جاوے
اور نہ ورثہ میں دی جاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اس میں سے نکلے
فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی
جہاد میں اور مہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی
ہو اس زمین کا کہ کھاوے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست
کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی
میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہ
غیر متأثل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس
نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسمعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی
یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ
عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَ
عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین
ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے
اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتے رہے اپنے باپ کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب
اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جاویں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری
وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی وقوف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع میں
وقف کہتے ہیں کسی مال متقوم کے روکنے کو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ
تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے
سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور
صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر
چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار
اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پاویں گے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ
قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پرمشتمل مفت آن لائن مکتبہ